امامِ اہلسنت کی
عبادت وریاضت

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، ج۳، ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱، دار الکتب العلمیہ بیروت)

جو دُرُود و سَلام پڑھتے ہیں
ان پہ ربّ کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی

www.dawateislami.net

رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَوّالُ الْمُکَرَّم کا بابَرَکت مہینہ جاری وساری ہے۔ یہ وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں دُنیائے سُنِّیت کے عظیم پیشوا، امامِ اہلسُنَّت، مجدّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، اعلیٰ حضرت، الشاہ، الحافظ، الحاج امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جسولی میں 10 شَوّالُ المُکرّم 1272 ہجری بروز ہفتہ بوَقْتِ ظُہر بمُطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ا ص ۵۸) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام ''محمد'' ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحَبَّت میں ''اَمَّن میاں'' فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر اَعِزّہ ''احمد میاں'' کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے جدِّ اَمجد (دادا جان) نے آپ کا اسم شریف ''احمد رضا'' رکھا۔ اورآپ کا تاریخی نام ''المختار'' ہے (جبکہ کُنْیَت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے ''عَبْدُ الْمُصْطَفٰے'' لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص21) چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان ''حدائقِ بخشش'' میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

خوْف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے ''عبدِ مصطفٰے''

تیرے لیے اَمان ہے، تیرے لیے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

چونکہ یہ ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش کا مہینہ ہے، لہٰذا اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ طیّبہ کے ایک گوشے یعنی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِبادت و رِیاضت کے حوالے سے سُننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ آیئے! بیان کا آغاز ایک ایمان افروز حکایت

www.dawateislami.net

سے کرتے ہیں۔ چُنانچہ

ٹرین رُکی رہی:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَولانا سیِّد ایوب علی رَضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار پیلی بِھیت سے بریلی شریف بذریعۂ ریل(ٹرین) جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اِسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو مِنٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرب کا وَقْت ہو چکا تھا، آپ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اِقامت فرما کر گاڑی کے اَندر ہی نیّت باندھ لی، غالباً 5 اَفراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِقْتِدا میں نمازِ باجماعت کیلئے شَریک ہوئے، اُن میں مَیں بھی تھا، لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر ایک غیر مُسلِم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہِلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، لائن کلیر تھی اور گاڑی چھُوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باطمینانِ تمام، بِلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکْعتیں اَدا کیں اور جس وَقْت دائیں جانب سلام پھیرا تو گاڑی بھی چل دی۔ مُقْتَدِیوں کی زبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ نکل گیا۔ اِس کرامت میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہو گی، ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقْت میں گارڈ کو کیا خبر ہو سکتی تھی کہ ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں اَدا کر رہا ہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۸۹، از تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۵)

وہ کہ اس دَر کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس دَر سے پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

(حدائقِ بخشش، ص ۵۳)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ مغرب باجماعت اَدا کرنا تھی، اس لئے 5 اَفراد کی اِمامت میں نماز شُروع فرمادی، حالانکہ ٹرین اتنی دیر کو نہ رُکتی تھی کہ اطمینان وسُکون کے ساتھ نماز ادا کرلی جاتی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دیر بعد گارڈ بھی روانگی کیلئے ہَری جھنڈی دکھا رہا تھا، مگر جب تک امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مَصروف رہے ٹرین نہ چلی اور جیسے ہی سلام پھیرا، ٹرین بھی فوراً چل پڑی۔ اس حکایت سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے، وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت سے مَحَبَّت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، رسولِ مُکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے اور پکے عاشق تھے، اسی لیے سَفَر وحَضَر میں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کو جَماعت کے ساتھ ہی اَدا فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی پَنْجْ وَقْتَہ جَماعت سے نماز پڑھی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑے بڑے سفر کئے حالانکہ حدیثِ پاک میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا کہا گیا ہے، مگر سفر کی مَشَقّتیں اور صُعُوبتیں برداشت کرتے ہوئے نماز چھوڑنا تو کُجا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک کہ کوئی شرعی عذر نہ ہو، مسجد کی جماعت واجب ہے، آیئے نمازِ باجماعت کے متعلق نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چار فرامین سنئے اور اے عاشقانِ رضا، ذہن بنایئے کہ ان شآء اللہ عزوجل ہمیں نمازِ باجماعت کا اہتمام کرنا ہے۔

www.dawateislami.net

1) سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شَفیعِ روزِ شُمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔'' (صحیح بخاری،کتاب الاذان،باب فضل صلوۃ الجماعۃ،رقم ۶۴۵،ج ۱،ص ۲۳۲)

2) شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جس نے کامل وضو کیا اور کسی فرض نَماز کی ادائیگی کے لئے چلا اور نَماز باجماعت ادا کی تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''
(الترغیب والترہیب،کتاب الصلوۃ،الترغیب فی المشی الی المساجد،رقم ۶،ج ۱،ص ۱۳۰)

3) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل باجماعت نَماز پڑھنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔''
(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب،رقم ۵۱۱۲،ج ۲،ص ۳۰۹)

4) خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے چالیس دن باجماعت تکبیر اولی کے ساتھ نَماز پڑھے گا اس کے لئے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک جہنم سے دوسری نفاق سے۔''
(سنن ترمذی،ابواب الصلوۃ،باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی،رقم ۲۴۱،ج ۱،ص ۲۷۴)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باون (52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حج کے لیے روانہ ہوئے، مَناسکِ حج اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے عَلِیْل (بیمار) ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہے، جب کچھ رُو بہ صحّت ہوئے تو زیارتِ روضۂ اَنور کے لیے کمربستہ ہوئے اور ''جدّہ شریف'' سے ہوتے ہوئے بذریعہ

www.dawateislami.net

کَشتی تین(3) دن کے بعد ''رابغ'' پہنچے، اور وہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی، اسی راستے میں جب ''بیرِ شیخ'' پہنچے تو منزل قریب تھی لیکن فَجْر کا وَقْت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن تب تک نمازِ فَجْر کا وَقْت نہ رہتا، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہ صُورتِ حال دیکھ کر) میں اور میرے رُفَقا (یعنی ساتھی) اُتر پڑے، قافِلہ چلا گیا۔ کَرْ مِچ کا (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا) ڈول پاس تھا۔ رَسی نہیں اور کُنواں گہرا، عِمامے باندھ کر پانی بھرا (اور) وُضو کیا۔ بِحَمْدِاللہ تَعَالٰی نماز ہوگئی۔ اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ طولِ مَرَض (طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ) سے ضُعْفِ شدید (کمزوری بہت) ہے، اتنے مِیل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہوگا؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک جَمّال (اُونٹ والا) مَحْض اَجْنَبی اپنا اُونٹ لیے میرے اِنتظار میں کھڑا ہے، حمدِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالایا اور اُس پر سُوار ہوا۔ اس سے لوگوں نے پُوچھا کہ تم یہ اُونٹ کیسے لائے؟ کہا: ہمیں شیخ حسین نے تاکید کردی تھی کہ شیخ (اعلیٰ حضرت) کی خدمت میں کمی نہ کرنا، کچھ دُور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جَمّال (اُونٹ والا) اُونٹ لیے کھڑا ہے۔ اُس سے پُوچھا، کہا: جب قافلے کے جَمّال نہ ٹھہرے، میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہوگی، قافلہ میں سے اُونٹ کھول کر واپس لایا۔ یہ سب میری سرکارِ کرم کی وَصِیَّتیں تھیں **"صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی عِتْرَتِہٖ قَدْرَ رَاْفَتِہٖ وَرَحْمَتِہٖ** ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردارِ رابغ، شیخ حسین، جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وَحشی مزاج جَمّال (اُونٹوں والے) اور ان کی یہ خارِقُ الْعادات رَوِشیں (یعنی خلافِ معمول طرزِ عمل)!۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷، ملخصاً)

مُصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہے ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت کہ مہینوں کی طویل عَلالت، شدید کمزوری ونَقاہت کے باوُجود ہر طرح کی کُلفت و مَشقّت سے بے پرواہو کر قافِلے کا ساتھ تو چھوڑ دیا، مگر "اَفْضَلُ الْعِبادات" (سب سے افضل عبادت) نماز کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جب بھی قِیام پر قُدرت ہوتی تو کھڑے کھڑے نماز اَدا فرماتے، بدن میں طاقت نہ ہوتی تو عَصا کے سہارے قِیام اوررُکوع و سُجود فرماتے، جب ضُعْف (کمزوری) حد سے بڑھی اور مَرَض نے شدّت اختیار کی تو نفس پر ہر طرح کی تکلیف و مَشقَّت برداشت کرتے ہوئے بھی رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو اَدا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرنا اور اُمّتِ مُسْلِمہ کو ان پر عمل کا دَرْس دینا، یہ ایسے کام ہیں جو سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کردار کا حصّہ تھے۔

عاشقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ ذکرِ رضا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر　　　سُنَّتِ مُصطفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ　　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا ہماری زندگی کا مقصد اور ایک عظیم کام ہے۔ یقیناً جس طرح نماز وروزہ، حج وزکوٰۃ یہ سب کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ہیں، اسی طرح ہر وہ کام کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاوخُوشنودی مقصُود ہووہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامِل ہو گا۔ لہٰذا اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ غریبوں کی مَدَد کرنا، ناداروں کے کام بنانا، اَہل وعِیال کے لیے رِزقِ حلال

www.dawateislami.net

کمانا، لوگوں کے دلوں میں خوشی داخِل کرنا، نیکی کی دَعْوت دینا اور بُرائی سے روکنا، علمِ دین سکھانا، لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفےٰ کے چَراغ رَوْشن کرنا، حمایتِ دین میں قلم چلانا، خَوْفِ خدااور عشقِ مصطفےٰ میں آنسو بہاناوغیرہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامِل ہیں اور ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے اَجْروثَواب بھی ملے گا۔

اس طرح دیکھا جائے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شَب وروز عِبادت میں ہی بسر ہوتے نَظر آتے ہیں۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہر ہر لمحہ علمِ دین پھیلانے، لوگوں میں اَدبِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیے جلانے، دوسروں کی خَیْر خواہی چاہنے اور ہر حوالے سے مُتَعَلِّقِیْن ومُحِبِّیْن کی تَرْبِیَت فرمانے میں گُزرا کرتا تھا۔

تیرے ہر کام میں ہے رنگ نِرالا تیرا تیری ہر بات ہے آئینۂ حق و باطِل

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فِراقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ گستاخانِ رسول کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِمایت میں ان کا رَدّ کرتے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں دوجہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے

www.dawateislami.net

رہتے۔ بلکہ آخِری وَقت بھی عزیز واَقارِب کو وصیَّت کی کہ غُرباء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھّے اچھّے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق (بالکل بھی) نہ جِھڑکنا۔

اَکْثر اَوْقات آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف و تالیف میں مَشْغول رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقْت مسجِد میں حاضِر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت اَدا فرمایا کرتے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محفلِ مِیلاد شریف میں ذِکرِ وِلادت شریف کے وَقْت صلوٰۃ وسَلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخِر تک اَدَباً دوزانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعْظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دوزانو ہی مِنبر شریف پر رہتے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ ص۹۸)

کاش! ہم غُلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قرآنِ پاک کرتے یا سُنتے وَقْت نیز اجتماعِ ذِکرو نعت، سُنَّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مُذاکروں، درس و مَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مِل جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں سیرت و کردار میں باکمال تھے، وہیں صُورت میں بھی بے مثال تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قد (مُبارَک) اَوْسط (درمیانہ)، پیشانی (مُبارَک) چوڑی، آنکھیں بڑی، (بینی شریف یعنی) ناک لمبی (اور) کھڑی، چہرہ لمبا، رنگ (مُبارَک) گنْدُمی (اور) ملیح، شگُفتہ (اس طرح کہ) جلال و جَمال کی کھلی ہوئی تفسیر، ہاتھوں کی انگلیاں لمبی، بھنویں گھنی، گردن اونچی، (سَرِ انور کے) بال لمبے جو کان کی لَو تک رہتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۰)

نام اعلیٰ ہے ترا حضرتِ اعلیٰ تیرا
کام اَولیٰ ہے ترا اے شہِ والا تیرا

اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا
غوثِ اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا

تُو نے عنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا
عشقِ سرکارِ دو عالم تھا وظیفہ تیرا

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِفظِ قرآن کیوں اور کیسے:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیِّد ایُّوب علی رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لَقَب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیّد ایّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسی روز سے (قرآنِ پاک کا) دَور شُروع کر دیا، جس کا وَقْت غالباً عشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جَماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ اُن بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸ از تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۶)

عِلم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خَیر سے حافِظ بھی قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

اپنی تعریف سے بچیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعہ سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے کا کمال معلوم ہوا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دوسروں کی زبان سے اپنے لیے ایسے اَوصاف سُننا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں نہ پائے جاتے ہوں کس قَدَر ناپسند تھا۔ اسی طرح کا واقِعہ کروڑوں حَنَفیوں کے امام، حضرتِ سیّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بھی پیش آیا،

امامِ اعظم کا تقویٰ:

www.dawateislami.net

وہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے آدھی رات عِبادت کیا کرتے تھے۔ایک دن راستے سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا کہ یہ ساری رات عِبادت میں گزارتے ہیں۔ پھر اس کے بعد سے پوری رات عِبادت کرنے لگے اور فرماتے:"مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میرے بارے میں اس کی عِبادت کے مُتَعَلِّق ایسی بات کہی جائے جو مجھ میں نہ ہو۔

(تاریخ بغداد، النعمان بن ثابت:۷۲۹۷، ج ۱۳، ص ۳۵۳، ۳۵۴۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اُن کے مَظْہَرِ اَتَمّ الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اپنی جھوٹی تعریف سے بچنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا!اے کاش ہم غُلامانِ ابُو حنیفہ و رَضا بھی اپنی جُھوٹی سچی تعریف پر پُھولے نہ سَمانے کے بجائے اپنے کردار میں مزید نِکھار پیدا کرنے کی کوشش کیا کریں۔ یاد رکھئے!اپنی جُھوٹی تعریف پر خُوش ہونا شَرعاً جائز نہیں۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:اگر (کوئی) اپنی جُھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فَضائِل سے اُس کی ثَناء(یعنی تعریف) کریں جو اُس میں نہیں جب تو صریح حرامِ قَطعی ہے۔(فتاویٰ رضویہ:۲۱/۵۹۷) اس لیے کسی کو اپنی جھوٹی تعریف کرنے ہی نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ اگر کوئی ہماری ایسے اَوصاف سے تعریف کرے جو ہم میں پائے جاتے ہوں، تب بھی ایسے شَخْص کی ہاتھوں ہاتھ اِصْلاح کرنے کی ترکیب کرلی جائے اور اُسے تعریف کرنے سے باز رہنے کی تَلْقِین کی جائے۔ قرآن وحدیث کی مُقدّس تعلیم سے پتا چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خُوش ہو کر پُھول جانے والا آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے حد ناپسند ہے اور اس قسم کے مَردوں اور عورتوں کے اِرد گرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اِکٹھا ہو جاتا ہے اور یہ خُود غَرَض لوگ تعریفوں کے پُل باندھ کر آدمی کو بے وَقُوف بناتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنے مطلب پورے کرتے اور بیوقوف بنانے کی داستان بَیان کرکے دوسروں کو ہنسنے ہنسانے کا مَوقع فَراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر کسی کو چاپلوسی کرنے والوں اور مُنہ پر تعریف کرنے

www.dawateislami.net

والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہر گز ہر گز اپنی تعریف سُن کر خُوش نہ ہونا چاہیے۔

اپنی تعریف سُن کر کیا کریں؟

حدیثِ پاک میں ہے: ”مَدّاحوں کے مُنہ میں خاک جھونک دو“ (صحیح مسلم"، کتاب الزھد والرقائق، باب النهي عن المدح... إلخ، الحديث: ٣٠٠٢، ص١٦٠٠) اس حدیثِ پاک سے یہ مَدَنی پھول ملا کہ اپنی تعریف پر پُھولے نہیں سمانا چاہیے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب کوئی ہماری (سچی) تَعْریف کرے تو اسے نَرمی سے منْع کر دیں، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پُھولنے کے بجائے دل میں داخِل ہونے والی خُوشی کے بارے میں اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں کہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے مَحْض اپنے کرم سے میرے گُناہوں پر پردہ ڈال کر میری عِبادتوں کو لوگوں پر ظاہِر فرما دیا ہے۔ اور اس سے بڑا احسان اور کیا ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُود اپنے بندے کے گُناہوں کو چُھپا کر اس کی عِبادت کو ظاہر کر دے۔

میرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

تعلیمِ علمِ دین کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اہلسُنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں نماز وتلاوت سے مَحبَّت فرماتے تھے وہیں نفلی عبادات سے اَفضل عمل یعنی دن رات اِشاعتِ علمِ دین میں بھی مشغول رہا کرتے۔ کیونکہ گھڑی بھر علمِ دین کے مسائل میں مُذاکرہ اور گُفتگو کرنا ساری رات عِبادت کرنے سے اَفضَل ہے۔ آیئے! علمِ دین کے فضائل پر چند فرامینِ مُصطفٰے سُن کر امامِ اہلسُنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی مشاغل بھی سُنتے ہیں۔

www.dawateislami.net

1) مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یَمَن بھیجا تو اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ذریعے کسی ایک کو ہِدایت دیدے تو یہ تیرے لیے دُنیا وَمَافِیْھَا (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔(الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکراللہ ، الجزء العاشر، استعنت باللہ، الحدیث:۱۳۷۵، ص۴۸۴)

2) جس نے عِلم کا ایک باب سیکھا کہ لوگوں کو سکھائے تو اسے 70 صِدِّیْقِیْن کا ثَواب دیا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم.....الخ، الحدیث:۱۱۹، ج۱، ص۶۸)

3) مُسلمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفْضَل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔(جامع بیان العلم و فضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم و حافظہ و مبلغہ، الحدیث:۱۸۵، ص۶۲)

4) اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے دِین کی سمجھ بُوجھ عَطا فرماتا ہے۔(بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل: ۱/۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ علمِ دین سکھانے کے کس قَدَر ذوق اَفْزا فضائل ہیں۔ان فضائل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ طیّبہ پر نظر ڈالی جائے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حصّے میں ثوابِ عظیم کا کتنا ذخیرہ ہو گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زِنْدَگی علمِ دین کے بارے میں لکھنے لکھانے، علمِ دین پھیلانے اور لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا سامان پہنچانے میں بَسَر ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دین کے کثیر کاموں میں مَصروفیّت کے ساتھ ساتھ اِسْتِفْتَاء(فتاوی) کے جوابات دینے کا کام بھی کرتے اور یہ کام دس (10) ماہر مُفْتیوں کے کام سے بھی زِیادہ ہوتا۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دنیا کے مُخْتَلِف شہروں اور

www.dawateislami.net

ملکوں جیسے ہند، بنگلہ دیش، موجودہ پاکستان، چین، افغانستان، امریکہ، افریقہ حتّٰی کہ حَرَمَینِ شَرِیفَین مُحتَرَمَین سے بھی اِستِفتا آتے اور بسااَوقات تو ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو(500) اِستِفتَاء جَمع ہو جاتے ۔(فتاویٰ رضویہ:۹/۴۴۹ملخصًا)

تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حَشَم
شَش جِہت پر ہے عِیاں احمد رضا خاں قادِری

ہے عَرَب کے عالموں کا مَدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مَدح خواں احمد رضا خاں قادِری

(قبالۂ بخشش، ص۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتویٰ نویسی میں کس قَدَر مشغول رہتے اور اس مصروفیّت کی وجہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فنِ اِفْتاء میں کامِل مہارت رکھنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عَوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کِرام اور مُفْتیانِ عُظّام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رُجوع کرتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یُوں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقْل نہ کیے جاسکے، جو نَقْل کرلیے گئے تھے اُن کا مجموعہ "فتاوٰی رَضَویّہ" کے نام سے مشہور ہے۔ فتاوٰی رَضَویّہ کی 30 جلدیں ہیں، جن کے کل صَفْحات: 21656، کل سُوالات وجوابات : 6847اور کل رسائل: 206 ہیں۔(فتاوٰی رضویہ:۳۰/۱۰) قرآن، حدیث، فِقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہ کی وُسْعَتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاوٰی کے مُطالعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہر فتوے میں دلائل کا سمُندر موج زن ہے اور واقِعی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فتاوٰی قرآن، حدیث، اِجماع اور فقہائے کِرام کے جُزْئِیات (جُزْ۔ئِی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِیْن گلدستہ ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قَلب و فِکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکاتا رہے گا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پر انوار میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَرَجاتِ رَفیعہ (بُلند دَرجوں) میں مزید بُلندی کا سبب بنتا رہے گا۔

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رَضا   شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا رَبّ نے تجھے فَضْلِ کبیر   عالِم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شَیدا تیرا
ہر وَرَق تیرا شریعت کی دلیلِ رَوشن   ایک قانونِ مُکَمَّل ہے فتاوٰی تیرا
تری تحریر پہ اُنگشت بدَنداں تھا عَرَب   تیری تقریر تھی کہ قادِری تیغا (تے۔غا) تیرا

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمہ وَقْت دینی کاموں میں مشغول رہنے کے باوُجُود انتہائی کم غذا اِسْتِعْمال فرمایا کرتے۔ آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا۔ آخرِ عُمر میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ سُوجی کا تناوُل فرماتے تھے۔ کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۳) اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں تو یہ غِذا اور بھی کم ہو جاتی تھی۔ خلیفہ ٔ اعلیٰ

www.dawateislami.net

حضرت، حضرتِ مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المبارَک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کِیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: ”جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دینی مشاغِل کے باعث) فُرصت نہیں ملتی۔“ آخِر 26 رَمَضانُ المُبارَک کو فرمایا: ” آج سے میں بھی مُعتَکِف ہی ہو جاؤں۔“ حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”شام کو (کَھجور وغیرہ سے روزہ تو اِفطار فرمالیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَر کو (سَحَری کے وَقْت) صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔“ ایک دن میں نے دریافْت کیا: ”حضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟“ فرمایا: ” نَمک سے کھانا شُروع کرنا اور نَمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے، اِس لیے چٹنی آتی ہے۔“

(ماخوذ از فیضانِ اعلیٰ حضرت: ص ۱۱۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخِر نمک اسِتعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نَمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ (فیضانِ سنّت، ص: 658)

یاالٰہی! مجھ کو بھی کر بھوک کی نِعْمت عطا
از طفیلِ سیِّدی و مُرشِدی احمد رضاؔ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنی کم غذا کھانے کے باوُجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسنَیْن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا

www.dawateislami.net

نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمضان)مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بَاِصرار عَرْض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اَرْشاد فرمایا: کہ مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں؟ لوگ تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اَرْشاد فرمایا: اِکْسِیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بتایا ہوا ہے۔ اِرْشاد فرماتے ہیں: **صُوْمُوا تَصِحُّوا** یعنی روزہ رکھو تَنْدُرُسْت ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج ۶، ص ۱۴۶ و ۱۴۷)

اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اُن اَوْلیائے کامِلین میں سے تھے جن کے قُلوب پر فرائضِ الٰہیہ کی عَظمت چھائی رہتی ہے، چنانچہ جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت و ضُعْفِ فَراواں (شدید کمزوری) کے باعِث اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استِطاعت کی وجہ سے فَرْض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 133)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر   سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ   واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنی کم غِذا اِستِعمال فرماتے! کاش ہماری بھی ڈٹ کر کھانے کی عادت نکل جائے اور قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بن

www.dawateislami.net

جائے۔اس کے عِلاوہ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَرْض عِبادات کو بجالانے میں اس قَدَر مُحتاط تھے کہ 7 سال کی عُمرِ مُبارَک سے ہی روزوں کا اہتِمام شُروع فرمادیا اور اٰخیرِ عمر تک نہ تو کوئی روزہ چھوڑا اور نہ ہی قضا کرنے کی حاجت پیش آئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں لوگ رَمضان کے روزے چھوڑنے کے لیے بے شُمار جَتَن کرتے ہیں، بہانے بناتے اور کسی عُذرِ مُعْتَبَر کے بِغیر روزے چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! سَر دَرْد، مَتْلی، ہلکا بُخار، کھانسی اور دیگر چھوٹی چھوٹی بیماریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگرچہ بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سَبَب رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں ہوجاتا بلکہ وہ مجبوری خَتْم ہوجانے کے بعد اس کی قضاء رکھنا فَرْض ہے۔ البتّہ قضاء کا گُناہ نہیں ہوگا۔ مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نَزلہ، بُخار یا دَرْدِ سَر کی وجہ سے لوگ روزہ تَرْک کردیا کرتے ہیں یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کسی صحیح شَرعی مجبوری کے بِغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچِہ بعد میں ساری عُمْر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چند روز قبل ہی رَمَضانُ الْمُبارَک کا مُقدّس مہینہ اپنی خُوشبوئیں لُٹاتا، اَنوار کی بارش برساتا، ہم عاصِیوں کے دلوں کو جگمگاتا اور ہماری بخشش کا سامان بناتا ہوا گُزر گیا، ممکن ہے کسی اسلامی بھائی نے مَحض سُستی اور غفلت کے وجہ سے رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے چھوڑ دیئے ہوں، ان کی بارگاہ میں دَست بَستہ مَدَنی اِلتجا ہے کہ اپنی آخرت کی فِکْر کرتے ہوئے اور غَضَبِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے آج تک جتنے روزے توڑے یا چھوڑے ان کی توبہ کرتے ہوئے شرعی رہنمائی لے کر کَفّارہ بنتا ہے تو کفّارہ بھی اَدا کیجئے اور ان روزوں کی قضا بھی کر لیجئے۔ روزوں کی قضا، کفّارے کے احکام اور کفّارہ دینے کا طریقہ جاننے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی

www.dawateislami.net

مایہ ناز تصنیف "فَیضانِ سُنَّت" صفحہ 1081 تا 1088 کا مُطالَعہ کیجئے۔ بلکہ کوشش فرما کر اوّل تا آخِر پُوری کتاب ہی پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی تَوفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یاخدا ماہِ رَمضان کے صدقے سچی تَوبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے امامِ اہلِسُنَّت، مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی عِبادت و رِیاضت کے مُتَعَلِّق سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بچپن ہی سے نماز کی پابندی فرمائی اور آخرِ عمر تک چاہے کیسی ہی مجبوری یا بیماری پیش آئی کبھی نماز قَضا نہ ہوئی۔ ہم عاشقانِ اعلیٰ حضرت کو بھی سَفَر وحَضَر، خوشی وغمی، بیماری و تندرستی ہر حال میں نماز کی عادت بنانی چاہیے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رَمضان کے روزے شدید علالت میں بھی نہ چھوڑے تو اگر ہم سے بھی سُستی و غفلت یا کسی عُذرِ شرعی کی بنا پر روزے قَضا ہوئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی قضا بھی کریں کیونکہ اگر کسی عُذرِ شرعی کی بنا پر روزے چھوٹ گئے تو ان کی بھی قضا فَرض ہے۔ امامِ اہلِسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری عُمر علمِ دین پھیلانے، لوگوں کے دینی مسائل سُلجھانے اور ہر مُعاملے میں ان کی اِصلاح فرمانے میں بَسَر فرمائی تھی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زِنْدَگی گزاریں اور جہاں کسی مُعاملے میں

www.dawateislami.net

شریعت کی خِلاف وَرْزی کا شک بھی ہو فوراً اس کام سے بچنے میں ہی عافیّت سمجھیں یا کسی سُنّی عالمِ دین یا دارُالافتاء اہلسنّت سے رُجوع فرمالیں۔ ایسی مدنی سوچ و فِکر پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ رہئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بہتری نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خدمت اور مُعاشرے کی اِصلاح و تَرْبِیَت کیلئے دعوتِ اسلامی 97 شُعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ انہی میں شامل ایک مجلسِ کھیل بھی ہے۔ کھیلوں کی دُنیا بڑی نِرالی ہے، جو اس میں کھو جاتا ہے بس یہیں کا ہی ہو جاتا ہے، اس طبقے کی دِین سے دُوری سب جانتے ہیں، انہیں بھی دینِ اسلام کی تَعلیمات سے رُوشَناس کروانا اور سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنا انتہائی ضَروری ہے۔ مَجلِسِ کھیل کا بُنیادی مَقصد کھیلوں سے مُنسلِک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابق زِندَگی گزارنے کا مَدنی ذِہن دینا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت سے کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کا دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے مُتاَثِّر ہو کر یہ مَدنی ذِہن بن چکا ہے کہ ہمیں شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عَطا کردہ مَدنی مقصد کی تکمیل اور اپنی اصلاح کے لیے مَدنی انعامات پر عمل کرنا ہے اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مَدنی قافِلوں میں سَفَر کرنا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

www.dawateislami.net

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنا ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سَفَر کی بَرَکت سے جہاں عاشِقانِ رسول کی صُحبت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے وہیں علمِ دین سیکھنے سِکھانے کی سعادت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اور راہِ خُدا میں علمِ دین کی تلاش میں نکلنا صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا معمول تھا۔ بلکہ بعض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا علمِ دین سیکھنے کا جذبہ تو ایسا تھا کہ گھر بار کی مصروفیّت اور طویل مَسافت کے سبب بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عِلم کے موتی سمیٹنے کیلئے باریاں مقرّر کر رکھی تھیں۔ جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنو امیّہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے جو مدینۂ پاک کی بلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے تھے ایک دن وہ مدینۂ منوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وحی کا حال مجھ کو بتادیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وحی کی خَبَر کا حال ان کو بتلاتا۔ (صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۵۰ حدیث ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ہر ماہ کم اَز کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں ضَرور سفر کرنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے جہاں علم کی دولت نصیب ہوتی ہے وہیں ہمیں علمِ دین دوسروں کو سِکھانے کا موقع ملے گا وہیں ہمیں نیکی کی دعوت پھیلانے، مُسلمانوں کو نماز روزے کی دعوت دینے اور فکرِ آخرت کی طرف مائل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ تو نیّت کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی بڑی بر کتیں ہیں ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

www.dawateislami.net

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے رُوزگاری بھی گئی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا لُبِّ لُباب ہے: میری ایک طرف بے رُوزگاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعث سَخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربِیَت کی مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر اور عاشِقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہوگئی۔ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے رُوزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکاہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے   کر کے ہمّت چلیں، قافِلے میں چلو
تنگدستی مِٹے، رزق سُتھرا ملے   دَر کرم کے کُھلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخُن کاٹنے کے مَدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتاہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

www.dawateislami.net

(مِشکاۃُ الْمصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں: (1) جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۲۵، ۲۲۶) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔(101 مَدنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول

دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(اَیضاً ص ٦٥)

www.dawateislami.net

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۱۲۵)

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

www.dawateislami.net

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم۔

(یعنی خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

www.dawateislami.net